اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر ۲۰ — مطبوعہ ۱۴ مئی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل [illegible] ہے۔ عہ
الضاً بیرونجات سے معہ محصول ڈاک۔ عہ
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام ہر فی کاپی۔ عہ
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

تم دیکھتے ہو کہ تم سے کچھ بن نہیں پڑتا؟ دیکھو کہ ایک عالم اُسکا پیرو ہو چلا۔ یوحنا ۱۲-۱۹ +

نور افشاں مطبوعہ ۹۔ اپریل میں ہم نے اپنے ایڈیٹوریل کالم میں پیسہ اخبار کے نامہ نگار ”ہمدرد“ کی صورت و حالت کو کلام اللہ کی آیت مندرجہ عنوان کے آئینہ میں دکھلایا اور بتلایا تھا۔ کہ آپ جیسے خیالات و حالات کے اشخاص ہیں زمانہ خداوند مسیح ہی سے وقتاً فوقتاً نمایشگاہ عالم میں رونما ہوتے چلے آئے ہیں۔ جنہوں نے حتی المقدور آفتاب صداقت کے نور کو اپنے منہہ کے پھونک سے بجھا دینے اور اپنے ہمجنسوں کو تاریکی میں مبتلا رہنے کی کوششوں میں کبھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ تو بھی دوزخ کے دروازے اُس پر اور اس **نور** کے پیروں پر ہرگز غالب نہ ہوئے۔ لیکن ہمدرد صاحب کو صحیح تسلیم کی برداشت نہ ہوئی۔ اور نہ اپنی حالت پر کچھ متفکر نظر آئے۔ بلکہ بدستور حق کی مخالفت پر کمربستہ معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ پھر پیسہ اخبار میں آپ نے ہمارے مضمون کے جواب میں کچھ لکھا ہے۔ جسکو ہم بجنسہ اخبار مذکور سے نقل کرتے۔ اور بریکٹ میں مختصراً انکی باتوں کا جواب بھی محض اظہار حق کے لئے لکھے دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔ کہ ”لودیانہ کے عیسائی پرچہ نے دو اشاعتوں میں اپنی معمولی عادت (پیٹنے کی گیس برلات مارنے کے خطرہ سے آگاہ کر دینا) کے موافق ہماری تحریروں پر مُنہہ بنایا۔ (یہہ اسلامی تہذیب طریقۂ گفتگو ہے) اور یوحنا ۱۲-۱۹ وغیرہ کے حوالہ سے پادریانہ وعظ لکھ مارا۔ (کیا آپ پسند کرتے کہ بجائے وعظ کے محمدیانہ بہشت کی کنجی السیف لکھ مارتے؟) چونکہ پیسہ اخبار خالص مذہبی معاملات کا اخبار نہیں ہے۔ (کیوں کوئی خالص مذہبی اخبار نہیں نکلتے؟ پیسہ اخبار محمدی ہی ہمنسوں کے ہاتھ میں تو ہے) اسلئے خاص مذہبی بحث و مسایل سے ہمیں الگ رہنا پڑتا ہے (لیکن مخالفت و نیش زنی سے اسمیں الگ نہیں رہتے۔ کیونکہ عادت سے لاچار ہیں) ورنہ دکھلا دوں کہ کتابی و عقلی و نیز علمی بحث سے پادریوں کی کیسی قلعی کھل جاتی ہے (اونٹ اپنے کو سبھوں سے اونچا سمجھتا تاوقتیکہ پہاڑ کے نیچے سے نہ گذرے۔ کیا آپ سے عاقل و عالم تر کتاب والا دنیا میں کوئی نہیں پیدا ہوا؟) آپ ابھی گھبرا گئے۔ ہمدرد کو تو ہنوز بہت کچھ کرنا ہے۔ (دیکھئے ”بھیڑ کی لات گھٹنوں سے نیچے“ مثل مشہور ہے۔ گھبرا ئیکی خوب کہی۔ دل خوش کرنیکا کیا خاک ہے) اور خوش قسمتی سے انکو اخبار بھی وہ ملا ہے جسکی اشاعت عمدہ خیالات پھیلانے کے لئے بہت زیادہ ہے۔

”کو“ کے بجائے ”نے“ لکھا تھا جس سے معلوم ہوتا کہ ہمدرد صاحب خاص پنجابی ہیں + — ایڈیٹر

(لیکن آپ افسوس کرتے کہ خالص مذہبی نہ ہونے کے باعث وہ آپکے عمدہ خیالات نہیں پھیلا سکتا) ہندوستانیوں کے رسم و رواج کو پادری ہمیشہ بری نگاہ سے دیکھتے رہے (بیشک جو ہندوستانیوں کے رسم و رواج گناہ آلودہ ہیں اُنہیں مسیحی ابتک بُری نگاہ سے دیکھتے ہیں) لیکن آخر جب اپنی کوششوں میں ہر طرف سے ناکامیابی نظر آئی تو وہی رسم و رواج خود اختیار کر لیا۔ (اگر کوششوں میں کامیابی کو آپ نے اپنا دل خوش کرنے کے لئے ناکامیابی سمجھ رکھا ہو تو اختیار ہے۔ کسی رسم و رواج کو جو گناہ آلودہ نہ ہو اختیار کرنا داخل عیب نہیں ہے۔ اور یہہ لکھنا آپ کی دانائی کو ظاہر کرتا ہے کہ (کہیں میلے لگائے جاتے ہیں۔ کہیں جانوں کے مثال تمغے کے ساتھہ گایا جاتا ہے۔ کہیں ڈھولک طنبورے سے لوگوں کو خوش کیا جاتا ہے (ڈھولک پر صوفیوں کیطرح کودتے اُچھلتے شاید لکھنا بھول گئے) کہیں جوگیانہ لباس سادہ مزاجوں کو دھوکہ دینے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے (نیلے جبّوں اور دھوکہ دینے والی رسولی داڑھیوں اور ہزار دانہ کی تسبیحوں کا ذکر کیوں نہ کیا) غرض لوگوں کو خوش کر کے اپنی طرف رجوع کرنا ہے (ہر ایک وسیلہ سے جو بذاتہ مبرا از گناہ ہو اپنی طرف نہیں مگر مسیح کیطرف رجوع کرنا مسیحیوں کا کام ہے۔ آپ ناحق ناراض ہوتے ہیں) مگر واضح رہے کہ لوگ تو راس دھاریوں سے۔ بعض بندروں کے تماشے سے۔ بعض رنڈیوں کے ناچ سے خوش ہوتے ہیں۔ (ان کاموں سے تو آپ لوگوں کو پہلے ہی خوش کر رہے ہیں اور آیندہ کے لئے بھی یہہ کام آپ ہی انجام دینگے) کہیں لیڈی ڈفرن فنڈ میں ہندوستانیوں کا پیسہ جمع کر کے ہسپتال کھولے جاتے ہیں۔ کہیں زنانہ مشن۔ کہیں مشن سکول۔ کہیں دائی خانہ کہیں کچھ کہیں کچھ۔ سب کی غرض وہی ایک ہے۔ (آپکی بیہودہ غرض ان مذکورہ بالا مفید عام کاموں کے برخلاف ہے۔ اچھے ہمدرد ہیں!) کہ سادہ مزاجوں کو عیسائی بنایا جاوے (البتہ یہہ ہماری دُعا اور دلی آرزو ہے کہ گنہگار لوگ حصول نجات کے لئے مسیح خداوند پر ایمان لائیں اور عیسائی ہو جائیں اور سادہ مزاج دانائی کو حاصل کریں۔ اور ایسا ہی ہو رہا ہے) اور ہندوستانی عاجز ایسے سادہ مزاج ہیں کہ دوسروں کے یعنی مذہبی مخالفوں کے یقین کرانے سے مان لیتے ہیں کہ یہہ سب کام انہیں کے فائدہ کے ہیں۔ (اگر آپ جیسے حاسد کم بین ہوتے۔ اور ان کاموں کے فواید محسوس نہ کرتے۔ تو ممکن تھا کہ دے ناسپاس و ناشناس رہ کر کبھی حصول فواید کا یقین نہ کرتے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے۔ اور یہہ آپ کے لئے ایک جگر سوز واقعہ ہے جسکے لئے آپکو افسوس کرنا پڑا اور یہہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ) اے ہندوستانی بھائیو پادریوں سے بچے رہو (مگر آپ کی ایسی جھوٹی ہمدردی کی صلاح کو کوئی عقلمند اور خداترس ہندوستانی ہرگز قبول نہ کریگا) +

دیسی مسیحیوں کے حقیقی ہمدرد اور خیرخواہ مولوی صفدر علی صاحب جو آج کل اُنکی اولاد و احفاد کی دینی و دنیوی گری ہوئی حالت کو ترقی و عروج پر پہنچانے۔ اور انہیں ضرورت زمانہ کے موافق اعلیٰ تعلیم دی جانے کے لئے بدل کوشاں اور ہمہ تن اس کام کو انجام دینے میں مصروف ہیں۔ جملہ ہندوستانی مسیحیوں کیطرف سے شکرگذاری کے مستحق ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ جیسا اور ملکوں میں ویسا ہی ہندوستان میں بھی دین مسیحی۔ باوجود مخالفت ہائے عظیم کے روز بروز ترقی پذیر ہے۔ اور ہندوستانی مسیحیوں کا شمار سال بسال بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن مقدم ضرورت یہہ ہے کہ اُنکی روز افزوں کثرت تعداد کے ساتھ اُنکی دینی و دُنیوی حالتیں بھی سدھریں اور ترقی کریں۔ اور یہہ مطلب تب ہی حاصل ہو سکیگا جبکہ دیسی مسیحیوں کو اعلیٰ تعلیم نصیب ہو۔ جو کچھ مولوی صاحب ممدوح اپنی تحریر و تقریر ہی سے نہیں بلکہ تن اور من سے کر رہے ہیں اسمیں اگر متحد و سرگرم و دیندار دیسی مسیحی صاحبان بھی کچھ حصہ۔ بصدق دلی تمام لیں۔ تو امید ہے کہ یہہ مشکل آسان ہو جائیگی۔ اور آیندہ دیسی مسیحی نسلیں اس بہبودی قوم کی تحریک کرنے والوں اور سادہ رائے انجام دینے والے اولوالعزم دیندار مسیحیوں کی شکرگذار ہونگی۔ اور اخیر اُنیسویں صدی کے اُن خیرخواہان قوم کے ناموں کو عزت اور محبت کے ساتھ یاد کرینگی ::

جو مضمون مولوی صاحب کا دربارہ تعلیم دیسی مسیحیان ہمارے پاس آیا تھا اگرچہ ہم نے اول سے آخر تک اسکو بغور پڑھا۔ تاہم ابھی زیادہ اسکی نسبت نہیں لکھ سکتے۔ کیونکہ یہہ کام جلدبازی کا نہیں ہے۔ مضمون مذکورہ کے آخر میں جو سوالات مُدبران ذیشان نے بغرض جوابات و اظہار رائے دیسی مسیحیان لکھے نہایت ضروری اور غور طلب ہیں۔ لیکن ایسے اہم امورات کی نسبت صرف آٹھ روز کے عرصہ میں جواب طلب ہونا ہمارے نزدیک بہت تنگ اور محدود عرصہ ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند اس کام پر جو شروع ہونیوالا ہے۔ اور جسکی تحریک کی گئی ہے برکت بخشے۔ آمین +

ہردوار کے میلہ کُنبھ کے انتظام سرکاری کی تعریف سے جسقدر تمام اخبار پُر ہیں۔ اُسیقدر۔ بلکہ زیادہ تر۔ ریلوے کے خراب انتظام اور اہالیان ریلوے کے تشدد اور بیازاریوں کے ساتھہ وحشیانہ طور پر سلوک ہونے کے شاکی پائے جاتے ہیں۔ یہہ کچھ نئی بات نہیں۔ بلکہ ہندوستان بھر میں جہاں کہیں جتنے ہندو مسلمانوں کے بڑے بڑے میلے ہوتے ہیں۔ یہی کیفیت ہمیشہ دیکھنے اور سننے میں آئی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو یقیناً ایسے موقعوں پر لوگ پیدل چلنا قبول کرینگے۔ اور ریل کی ایسی تکلیف دہ اور مخرب عزت و آرام سواری پر لعنت بھیجینگے :: کوہ نور اور اخبار عام کے نامہ نگاروں نے جو چشم دید واقعات و حالات خرابی انتظام ریلوے اور تشدد و بیازاری ملازمان ریل کے لکھے ہیں۔ ریلوے ڈیپارٹمنٹ کے لئے نہایت قابل غور اور توجہ طلب ہیں۔ ضرور ہے کہ حکام اعلیٰ

ریلوے ڈیپارٹمنٹ اس خرابی عظیم کا نوٹس لیں جسکے باعث یہہ مفید عام مسلک نہایت بدنام اور قابل نفرت ہو رہا ہی: اگر دیسی اخبارات سب ملکر اسکی اصلاح پر ریلوے آتھورٹیی کو متوجہ کریں اور عام رائے سے اس اصلاح کی ضرورت دکھلائیں تو اُمید ہی کہ اس کا کچھ نہ کچھ انتظام ضرور ہوگا۔ جو ریلوے کمپنیوں اور مسافروں کے لئے فایدہ رساں ہوگا +

مسیح کی عدیم النظیر شخصیت

یہہ بھی بخوبی سمجھنا چاہئے کہ یہہ سب نئی اور بےنظیر باتیں مسیح میں ایک مختلف القسم کے ذخیرہ کی طرح نہیں پائی جاتیں بلکہ وے اسمیں ایک حقیقی شخصیت اور زندگی میں متحد و متفق ہیں: فی الحقیقت یسوع کی عظیم خصوصیتوں میں سے یہہ ایک حقیقت ہی۔ کہ اسمیں نہ صرف نہایت مختلف صفتیں موجود ہیں۔ بلکہ ایک موافق اور ہم وزن کلیت میں شامل ہیں: اسمیں نہایت طاقت نہایت حلم کے ساتھہ اور نہایت مضبوطی نہایت ملائمت کے ساتھہ ملی ہوئی ہی: اسکا ہاتھہ ایسا قوی اور زبردست ہی کہ وہ سب سے بڑے عالموں کو سنبھالتا ہی۔ اور تو بھی ایسا ملایم ہی۔ کہ وہ شکستہ و خستہ دل کے زخموں کو باندھ سکتا ہی: اسمیں نہایت اعلیٰ عدالت۔ نہایت اعلیٰ رحمت کے شیریں نور سے رونق پاتی نہایت خالص صداقت نہایت خالص محبت کے ساتھہ دست بدست رہتی ہی۔ اسمیں نہایت پیوستہ یگانگت خدا کے ساتھہ۔ اور نہایت ہمدردی ہر گناہ و غمگین آدمی کے ساتھہ متفق ہیں: اگرچہ وہ اپنی خاہر او پر سیدھا اپنی اعلیٰ منزل مقصود کی طرف۔ مخالفت اور تکلیف کے پیچ و تاب کے درمیان چلتا ہی۔ تاہم اُسکو راہ کے کنارے پھولوں پر نگاہ کرنے اور بچوں کو اپنی گود میں لیکے انہیں برکت دینے کے لئے فرصت ہی: وہ ایسے عجیب دعوے پیش کرتا ہی۔ اگر کسی محض انسان کے لئے ایسا کرنا مسخرا پن اور کفر کی بات ہی۔

تو بھی اسکا مزاج نہایت غریب اور فروتن ہی: اسمیں کچھہ ایسی بات ہی جو ریاکار اور سخت دل گنہگار کو خوف زدہ کرتی۔ لیکن تائبوں اور شکستہ دلوں کو اُسکی طرف کھینچتی ہی: اسمیں رحمت اور سچائی ملی ہوئی ہیں۔ صداقت اور سلامتی نے ایک ایک دوسری سے بوسہ لیا ہی: جیسے دھنک کے مختلف رنگ ملکر صاف اور بیرنگ روشنی میں شامل ہوتے ہیں ویسے ہی مسیح کی شخصیت میں مختلف خوبیاں اور صفتیں متفق ہو کے ہم کو کامل پاکیزگی کی خالص روشنی بخشتی ہیں: اُسکی شخصیت نہ صرف حقیقی اور عمدہ ہی۔ لیکن نہایت ہموزن اور موافقت کی شخصیت ہی +

برطبق اسکے جو ابھی اوپر بیان ہوا ہی۔ یہہ صاف ظاہر ہی کہ ہم بالامکان مسیح کی شخصیت کو محض طبعی قوتوں اور معمولی تواریخی ماجروں کا ثمرہ خیال نہیں کر سکتے ہیں: محض طبعی وجوہات سے اُسکی ذات کا بیان خاطر خواہ طور سے کرنیمیں ہر ایک کوشش آجتک ناکام رہی ہی: کوئی کیمسٹری دکیمیاگری اُسکو محض خاکی عناصر میں تفریق کرنے میں تاہنوز کامیاب نہیں ہوئی: جو کچھ انسان کی نسبت سچ ہی ابن آدم کی نسبت بہت ہی زیادہ سچ ہی: علم اجسام جاننے والے انسانی بدن کو اُسکے سفر وحصّوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ کہ اسمیں اسقدر آکسیجن اسقدر ہیڈروجن اس قدر نیٹروجن اسقدر کاربون اسقدر لائم اسقدر فاسفرس وغیرہ ہی: وہ یہہ آمیزش جو وزن و پیمان کی نسبت ٹھیک ہو ہمارے سامنے پیش کر سکتے: اور جو نہیں ہم اس مجموعہ پر نظر کرتے۔ وہ فخمندانہ کہہ سکتے ہیں "لو یہہ آدمی ہی۔ یہہ کلیت ہی اور اسکی بابت اب کوئی بھید کی بات نہیں ہی": لیکن ہم ہزار دفعہ کہتے کہ نہیں۔ اسمیں زندگی نہیں روح نہیں ہی۔ یہہ آدمی نہیں ہی: یہہ خاک کا ڈھیر انسان کا جسم بھی نہیں ہی: اور درحالیکہ کوئی محض دنیوی کیمسٹری انسان کا بیان نہیں کر سکتی تو وہ مسیح کا بیان بہت ہی کم کر سکتی ہی جو نہ صرف انسان

بلکہ عمانوئیل ہی: بے ایمان نکتہ چین یہہ ظاہر کرتے ہوئے اسکا بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یسوع میں اسقدر یہودیانہ خداپرستی اور اخلاق میں سے اسقدر یونانی شایستگی اور روشنی سے۔ اسقدر عالمگیر رومی سلطنت کی تربیت سے مجتمع ہی: وے خیال کرتے ہیں کہ جب اُنہوں نے اسقدر ذکر کیا تو بس وے مسیح کا بیان کر چکے۔ اور اُسکو عجیب کے خطاب سے بالکل محروم کر دیا: لیکن اس سب کے بعد وہ اعلیٰ اور الہٰی شخصیت ہمارے آگے ویسی ہی عجوبہ اور بے بیان کھڑی ہی۔ اور انسانی فہم و حکومت کی ہیچ کوششوں کو جو اُسکو محض طبعی اجزا میں تفریق کرنے یا محض طبعی وجوہات سے اُسکا بیان کرنے میں کیجاتی ہیں حیران کرتی ہی + (باقی پھر)

مُراسلات

سیالکوٹ بورڈ ہائی سکول کا توڑا جانا

اور

دیسی اخباروں کے بیجا حملے اور خصوصاً پیسہ اخبار لاہوری کا اسلامی جوش

مائی ڈیر نورافشان:۔ حق ہی۔ جو انسان کے دل میں ہو وہی زبان پر آتا ہی: بڑی عمیق نظر سے دیکھا گیا ہی۔ کہ ہماری گورنمنٹ آزادی کا جھنڈا ہاتھہ میں لئے ہی۔ تاہم حاسد کہے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔ خواہ زرلٹ اسکا الٹا ہی ہو: ہاں اس وقت عنوان کی سرخی والا آرٹیکل ہماری آزاد

راقم خود اس تحریر کا ذمہ وار ہی +

میٹر پر دھرا ہو جسمیں راستی سے عداوت اور ناراستی سے الفت کی گئی ہو۔: اس وقت ہمکو موقعہ ہو کہ ہر ایک راقم کے ضمیر کو انکی بے لوث تحریر سے پہچانیں کہ حق کیا ہو۔:

۱۲ مارچ ۱۸۹۱ء کا وکٹوریہ پیپر بڑے زور سے اپنی رائے کو اس پائینٹ پر قایم کیا چاہتا ہو۔ کہ بورڈ ہائی سکول نہ توڑا جاوے۔ اور اگلے پچھلے خوب ہی جوہر کھول کے بورڈ کی ضرورت کو ثابت کرتا ہو اور اخراجات کا صیغہ ڈسٹرکٹ ہی سے نکال کر دکھلاتا ہو۔ اور ادھر ہمارے میجر مونٹ گومری صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ہذا اپنی بیدار مغزی سے یوں فرماتے ہیں کہ جس حال و مشن سکول یہاں موجود ہیں تو پھر کیوں اس اسکول کو منظور کیا گیا۔ اسکے روپیہ سے پولیس کی تنخواہ میں امداد کی جائیگی۔ جس سے رعایا کا امن سب سے مقدم ہو۔ ابھی یہہ بحث منحتم ہو ہی رہا تھا کہ اُدھر ہمارے مسٹر پیسہ صاحب فکر میں ہوئے۔ گل کیطرح۔ موسم بہار کا وقت تاڑ۔ بلبل کی نغمہ بجا۔ نقاب کو زمین پہ پھینک ننگی شمشیر ہاتھ میں لئے میدان جنگ میں دھڑم سے آن کودے۔: اور ۲۲ مارچ ۱۸۹۱ء کے ضمیمہ نکال تین عنوان میں وہ لے دے کردی کہ واہ ری نزاکت۔ جنمیں ایک فرضی راقم نے ایک ہمدرد و بنکر وہ تعلیمی جوہر دکھائے ہیں کہ واہ جی واہ۔: ادھر تو گرنٹ اسکول اور ضرورت انسکٹرین پر بحث ہو رہی تھی کہ ادھر صبح کو بہاگ کی تان الاپ دی اور وہی بیوقت اسلامی رونا رو دیا۔ جسکا ہیڈنگ یہہ ہو۔ +

اعلیٰ تعلیم اور سرکار کی بیتوجہی۔ میری رائے میں ہیڈنگ اور نفس مضمون کو ذرہ بھی اتفاق نہیں "کہاں رام رام۔ کہاں ٹائیں ٹائیں۔ اور روتے بھی کیا ہیں کہ عیسائی اخبار ہند و مسلمانوں کے دین پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور نظیر کے لئے حضرت محمد صاحب کی محبوبہ* صدیقہ کو پیش کرتے ہیں اور خود نہیں شرماتے"۔ ۱۹ مارچ ۱۸۹۱ء

* دیکھو کتاب مدارج النبوت۔ صفحہ ۷۵۲

سیول اینڈ ملٹری گزٹ میں بحوالہ الہ آباد ریویو جو اہل اسلام کے پردہ کی اصلیت پر نوٹ لکھا گیا ہو۔ اسمیں حضرت عائشہ صدیقہ پر صفوان شتربان کا اتہام کیا صریح حملہ اہل اسلام پر ہو۔: آخر میں آپ سیول اینڈ ملٹری گزٹ کو صلاح دیتے ہیں کہ مضمون مذکورہ کی تردید کردیں۔: خاتمہ مضمون پر گورنمنٹ آف انڈیا کی توجہہ چاہتے ہیں۔ کہ انسکٹرین یعنی قدیم طریقہ کی تعلیم کے پھیلانے میں مداخلت نہ ہو۔: اس سارے مضمون کا مصداق پنجابی مثال ہو" رندی دکھ یاراں دے لے لے ناؤں بھراواں دے۔: (دوسرا ہیڈنگ) +

اعلیٰ تعلیم رو گئے کا بخار۔ اسمیں فرضی ہمدرد صاحب اپنی ہمدردی اُسی جبلی عادات سے مشن سکول و کالجوں کو ایک حسرت بھری نظر سے تاک۔ اور اپنی جبلی طبعیت کی تیزی میں وہ جلے بھنے دُم بُریدہ فقرے گھڑتے ہیں کہ توبہ ہی بھلی ہو۔: اور فرماتے ہی کیا ہیں" اور مشن سکولوں میں اگر مفت بھی تعلیم دیجائے۔ تو میں اہل ہند کو خصوصًا اہل اسلام کو بڑے زور سے۔ لیکن عاجزی کے ساتھ نصیحت دونگا۔ اور امید ہو کہ میرے ساتھ میرے برادران دین شامل ہونگے۔ کہ اپنے بچوں کو ہرگز مشن اسکولوں میں نہ بھیجیں۔ گو وہ تعلیم سے محروم ہی رہ جاویں۔ کیونکہ پڑھے ہوئے اپنے مذہب کے دشمن سے انپڑھ مذہب کا دوست ہزار درجہ اچھا ہو"۔ ناظرین باتمکین! دیکھئے راقم ہمدرد صاحب کو کہانتک ہمارے مشن کالجوں سے ہمدردی ہو۔ معلوم نہیں ہمدرد صاحب کون سے کالج سے دُکھ اُٹھائے ہوئے ہیں۔ جو کھڑے ہو کر علانیہ مخالفت کر رہے ہیں۔: (تیسرا ہیڈنگ) +

سیالکوٹ بورڈ ہائی اسکول کا توڑا جانا۔ یہہ آرٹیکل کسی سیالکوٹی صاحب کے نام سے ہو۔ جسمیں مسٹر وار برٹن کا تحریک میں نام رکھ کے ڈپٹی کمشنر بہادر کو مضمون کے آگے رکھا ہوا ہو۔ اور ترغیب کے پردہ میں مشن سکولوں کے مہتمم صاحبان کو ڈانٹا جا رہا ہو۔: دوسرے گوجرانوالہ میں ویر بار ہنے کے باعث وہاں کے فادروں کو بھی اُسی رسّی میں باندھا جا رہا ہو۔ جو اصل اسلام کے ہتھہ کنندے ہیں +

پھر اور لو۔ چوتھا **۶ ۔ اپریل ۱۸۹۱ء کے پیسہ اخبار**۔ میں تو غضب ہی ڈھا دیا۔: رسول قادیان کو تو پیچھے ہی چھوڑ گئے۔ اور آپ آگے بڑھ گئے۔ آپ کی پیشینگوئی اسطرح پر ہو کہ" پادری صاحبان کا تعلق ہم نے قیاسًا بتلایا تھا وہ یقینی نکلا۔ سیالکوٹ میں ایک پادری مونٹ گومری صاحب بھی ہیں جو غالبًا وہاں کے خداوند ضلع مونٹ گومری صاحب بہادر کے عزیز ہیں۔ شاید انکی ترغیب سے بورڈ ہائی سکول توڑا جائے"۔: پیارے ناظرین! پڑھتے پڑھتے اُکتا تو جائینگے۔ مگر ایک سرسری نظر سے میری عرض کو بھی انصاف کی نظر سے دیکھیں۔ کیونکہ راقمان مضامین نے اصلی واقفی سے کہانتک گریز کیا ہو اور اسلامی انوٹوں کو کس ڈھنگ سے بنا ہو۔: افسوس ہو کہ ایڈیٹر پبلک کا اُستاد ہو۔: اور یکطرفہ ڈگری دے۔ تو کیا یہہ کہنا بجا ہوگا ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

اسکول کے توڑے جانے پر تو میری یہہ رائے ہو کہ جناب عالی میجر مونٹ گومری صاحب سنجیدہ مزاج روشن ضمیر رعایا پرور ہیں انہوں نے اسکول کی کوئی ضروری روک دیکھی ہوگی جو سرکاری رپورٹ کاغذات سے عیاں ہو سکتی ہو ورنہ ایسے تو وہ بھی نہیں۔: جو سیالکوٹ کے پادریوں کی ترغیب ہو وہ محض جھوٹھ اور بطلان ہو۔: ہاں اگر بدنام کرنا چاہتے ہو تو اختیار ہو۔ سیالکوٹ میں دو چرچ ہیں۔ چرچ آف اسکاٹلینڈ و ریوپی چرچ۔ ہر دو کے مہتمم علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اسکاچ چرچ کے پادری ینگسن صاحب پرنسپل ہیں۔ اور یوپی کے ڈاکٹر پادری مارٹن ہیں۔ انہیں صاحبان کا اسکولوں سے تعلق ہو۔ نہ معلوم پادری مونٹ گومری صاحب کون ہیں۔

اور کب آئے۔ اور کس چرچ سے تعلق ہے۔ شاید ہماری یاد غلطی کرتی ہو یا آپ کو الہام قادیان نے آدبایا ہو۔ مسٹر ایڈیٹر۔ قیاسًا لفظ پر تو میری بے اختیار ہنسی نکل پڑی پیغمبر قادیان نے تو تجاوز کے لفظ کو اپنے الہام میں تجویزہ ہوا تھا اور آپنے قیاسًا کا۔ انکے لفظ تجاوز سے تو ہوتا تھا قیاسًا مگر ہوئی بیٹی۔ نہ معلوم بے ادبی معاف آپکا کیا ہوگا خدا کی کلام میں لکھا ہو "کہ جب خواہش حاملہ ہوتی ہو تو گناہ کو جنتی ہو" اگر کلام الٰہی کے موافق یہہ الہام آپ کو مشرف ہوا۔ تو بسم اللہ مبارکباد کی امید ادھر سے بھی رکھئے۔ دویم حضرت عائشہ محبوبہ محمد صاحب کے اتہام سے ایسے بچے۔ اور کانپ کر وہ بلبلائی۔ واہ رے ہم اور واہ رے ہمارا خیال۔ صاحب ریویو الہ آباد کو تو آپ یوں ہی کوستے ہیں۔ اپنے ہی گریبان میں منہہ ڈالکر دیکھئے کہ سوائے ایک آیت قرآنی کے اور صفائی کہاں ہو؟ سو ایک آیت سے مقدمہ جرح میں پینل کوڈ کے عالی دماغ ججوں کے روبرو کوئی بریت نہیں پاتا۔ ہاں اگر کوئی بیرسٹر ایٹ لا ہمکو ایک گواہ پر مقدمہ چلا کر بحق مدعی یا مدعا علیہ فیصلہ کر دکھائے تو ہمکو قبول کرنے میں ذرہ بھی دریغ نہ ہوگا۔

سویم یہہ کہ ہرگز ہرگز کوئی لڑکا محمدی یا ہندو۔ مشن سکول میں نہ جاوے۔ تعلیم تو آپ عمدہ دیتے ہیں۔ ایک آپ ہی پر کیا منحصر ہو۔ زمانہ بھر کے محمڈن پیپر رو پیٹ رہے ہیں پر واویلا فضول۔ صاحب من مشن نہ ہوتے تو یہہ تعلیم آپ بھی نہ حاصل کر لیتے۔ ہاں اگر مشن کو تعلیم کی دکاں کہا جاوے تو عین درست ہو۔ ایک بات میں تو آپکے ساتھ میں بھی متفق ہوں کہ یورپین پادری صاحبان کرتے ہیں غلطی* ہزار ہا روپیہ ماہ بماہ خرچ کرتے ہیں۔ اور ہندو مسلمانوں کو دشمن بنائے جاتے ہیں۔ پر اس معلم العالمین کے قول پر بالکل نظر نہیں ڈالتے کہ" اپنے موتی سوروں کے آگے مت پھینکو تا کہ پامال کریں اور الٹ کے تمہیں پھاڑیں"۔ غریب عیسائیوں کے بچوں کی تعلیم کے لئے مولوی صفدر علی صاحب کے خلاصہ مضامین کو دیکھ لیں۔ اگر تمام مشنری جو اپنے آپ کو خداوند مسیح کے نام پر تصدق کرنے والے ہیں۔ یہہ سب روپیہ جو غیر قوم کے لڑکوں پر صرف کیا جائے۔ تو سخاوت نہیں تو۔ اور کیا ہو؟ بچوں کی روٹی کتوں کو مت دو۔ یہہ ہمارے خداوند کا قول ہو۔ یہہ مثال ہمارے پادری صاحبان کے خلاف ہو۔ گھر کی تلوار دشمن کو دیجاتی ہو۔ اور اپنے بچوں کو کہا جاتا ہو۔ کہ لڑو مگر بے اوزار۔ امید ہو کہ ہمارے بزرگان دین غیر قوموں کے طعنوں سے چھوڑا ئینگے۔

راقم

نازک کلاسیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

مبارک۔ پسرور

---

*نوٹ یورپین صاحبان سب کچھ نیک نیتی سے کرتے ہیں۔ غیر اقوام کو بھی تعلیم دیتے رہیں مگر دیسی مسیحیوں کو تعلیم یافتہ بنانے پر زیادہ متوجہ ہوں۔ ایڈیٹر

سی۔ ایم۔ ایس۔ کانگڑہ

جناب ایڈیٹر صاحب:۔

تسلیم۔ کانگڑہ چرچ مشن برسوں سے ایسی ابتر حالت میں مبتلا تھی۔ کہ اچھے اچھے مدبر لوگ اسکی عمدگی اور معقول آبادی سے نا امید تھے۔ بلکہ صاف ظاہر تھا کہ چرچ مشن مذکور خود شب روز اپنی بے رونقی و ویرانی سے دست بدعا ہو کر چاہتی تھی۔ کہ کسی ایسے بزرگ تجربہ کار کے قبضہ میں جاوے کہ جو وہ اپنی کارگذاری نہیں۔ بلکہ محبت الٰہی واشتیاق و بندگی کو مدنظر رکھکر رونق پر لادے۔ کیونکہ اکتوبر ۱۸۸۹ء میں مشن کا یہہ حال تھا کہ صرف ایک مرد ایک عورت دو مناد سارے ضلع میں مقرر تھے۔ اور سکول کی یہہ شکل تھی کہ ۲۰ طلبا تعلیم پاتے تھے۔ ہیڈ ماسٹر و اول مدرس و دویم مدرس و سویم مدرس اپنی کم تنخواہ ہو جانے کے باعث استعفا دے کر بھاگے ہوئے۔ لڑکے لوگوں سے تعلیم کا کام لیا جاتا تھا۔ بی۔ اے جماعت کا ایک طالبعلم جسکا مذہب ہندو تھا ہیڈ ماسٹر کی جگہہ کام کرتا تھا۔ سکول کی صورت سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ قریب ہو کہ کالعدم ہو جائیگا لیکن قادر مستجاب الدعوات کی بارگاہ میں مشن کی دعا قبول و منظور ہو گئی۔ کہ مسٹر ڈیوبلی و مسز ڈیوبلی صاحبہ جو ایک چیدہ و برگزیدہ آدمی ہیں ۲۲۔ ڈسمبر ۱۸۸۹ء کو کانگڑہ مشن میں رونق افروز ہوئی۔ اور مشن مذکور انکے ہاتھ میں دیا گیا۔ صاحبان ممدوح نے آتے ہی ڈوبتے جہاز کو عقل اور تدبیر کے پنجے سے مضبوط پکڑ لیا۔ بجائے برسوں کے مہینوں میں چرچ مشن و سکول کو دفعتًا اپنی اصلی حالت پر قایم کر دیا۔ یعنی مشن میں جہاں صرف دو آدمی مناد تھے کئی آدمی مقرر کر دیئے۔ علاوہ شہر کانگڑہ کے ضلع کے کل قصبجات میں دو دو آدمی یعنی ایک ایک کیٹی کسٹ اور ایک ایک کتب فروش تعینات کر دئے۔ چنانچہ پالمپور و ہرپور و نورپور بھیجد لئے گئے۔ کلو کے واسطے تلاش ہو۔ امید ہو کہ چند روز میں وہاں بھی مقرر ہو جائینگے۔ اب ہر شہر اور ہر قصبہ بلکہ دیہات میں بھی محبت الٰہی و اخلاق و رحم کا تذکرہ ہو رہا ہو۔ جناب میم صاحبہ نے علاوہ ہندو گرل سکول کے خاص کانگڑہ میں ایک محمدی زنانہ سکول کھولدیا ہو۔ جسمیں محمدی لڑکیاں دستکاری و علم دینی سے ماہر و خبردار ہوتیں اور بیوگان کی جوانی کو تعلیم دیتی ہیں پرورش ہو رہی ہو۔ اور عیسائی بی بیاں معزز گھروں میں و نیز غریب مستورات کو خدا کا کلام سنانے اور دستکاری سکھانے کے لئے تعینات کی گئیں ہیں۔ روز بروز کام ترقی پر ہو۔ علاوہ اسکے عام لوگوں کی جو بیماری کی شکایت میں گرفتار تھے علاج و خوراک سے امداد ہو رہی ہو۔ صدہا آدمیوں کو انکے ہاتھ سے شفا پہنچی ہو۔ جناب

میم صاحبہ جبتک بیمار شفا نہ پاوے اُسکے علاج و بیمار پرسی سے غافل نہیں رہتیں۔ طرفہ ماجرا یہہ ہو۔ کہ جیسی محبت عیسائی لوگوں سے رکھتی ہیں ویسی ہی محبت ہندو مسلمان سے۔ پادری صاحب نے سکول میں لایق استاد بھرتی کر رکھے ہیں۔ اور لڑکے جو پریشان و حیران پھرتے تھے عنقریب ۱۲۶ نمبر کے جمع ہوگئے ہیں۔ فیس جو زیادہ سے زیادہ ۵ روپیہ ماہوار جمع ہوتے تھے اب للعہ ماہوار سے کم نہیں۔ نتیجہ تعلیم امتحان پر عمدہ نکلتا ہو۔ امداد جو للعہ ماہوار ملتی تھی۔ جون ۱۸۹۰ء سے [illegible] ملنے لگی ہو۔ تنخواہ اُستادوں کی جو [illegible] ملتی تھی اب [illegible] سے کم نہیں۔ اعلیٰ درجے کے استاد معقول تنخواہیں پاتے ہیں۔ اب سب لڑکے و اُستاد خاطر جمع سے کام کرتے ہیں۔ کسی امر کی شکایت ظہور میں نہیں آئی۔ صاحب و میم صاحبہ ہر روز شہر میں پھرتے ہیں۔ خدا کا کلام و نصیحت ہر ایک مرد و عورت کے دلوں پر نقش کرتے ہیں۔ ضلع میں بھی دورہ کرتے ہیں۔ ہندو مسلمان عالم بےعلم سب انکے کلام کو دلی توجہ سے سنتے ہیں۔ صاحبان ممدوح نے ۳۰ مارچ ۱۸۹۱ء کو ایک میلہ یعنی میٹنگ مقرر کیا۔ جسمیں سکول کے طالب علم و گرل سکول کی لڑکیاں معہ اُستادوں و ملازمان کے جمع ہوئے ضلع کے سارے عیسائی بھائی اور عیسائی بی بیاں و مسٹر بیمن مین ماسٹر و مسٹر مونٹ گومری بھی شامل تھیں۔ شہر کے لوگ ہندو مسلمان تقریباً ایک سو کے موجود ہوگئے لڑکے و لڑکیوں کو معہ استادوں و ملازمان سکول کے نقدی و شیرینی تقسیم ہوئی۔ دن بھر رونق رہی۔ خدا کی یاد آوری کیگئی۔ لڑکے لڑکیوں کا کھیل ہوا۔ قریب ۴ بجے سنڈے سکول کا امتحان لیا گیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا۔ کہ صاحب موصوف بہت محظوظ ہوئے اور موجودہ صاحبان نے بھی تحسین و آفرین کی بعد ازاں شام کو کھانا صاحب بہادر کی کوٹھی پر سب صاحبان کا ہوا۔ بعد کھانے کے پریم سبھا ہوئی۔ جسمیں مسٹر بیمن و مارک صاحب وغیرہ تین اشخاص شامل تھے۔ ان ہرسہ صاحبان نے ایک ایک لیکچر پر نصیحت معہ گیت کے دیا۔ دعا بندگی کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ واقعہ ۱۰ اپریل ۱۸۹۱ء کو جناب فیضمآب ریورنڈ ارملاک صاحب سکرٹری سی ایم ایس مشنری پنجاب تشریف آور ہوئے سکول کا ملاحظہ فرمایا اور تعلیم دینی کو سنا اور بہت خوش ہوئے۔ خداوند اپنے خادموں کو انکی امیدوں میں کامیاب فرماوے۔ آمین

راقم پادری برج لال دت ہیڈ ماسٹر مشن سکول
کانگڑہ

منقولات

مہم منی پور

منی پور کے راجہ اور دیگر باغیوں کے گرفتار کرنے کے لئے لفٹنٹ دیور صاحب مع ساٹھویں رجمنٹ کے شمال و مشرقی پہاڑیوں کی جانب روانہ ہوئے ہیں۔ یہہ رجمنٹ صرف یوبراج اور اسکے پچاس مسلح ہمراہیوں کے تعاقب کے لئے تانکہل پہاڑیوں کی سمت گیا ہو۔ زاید فوجیں جنکی اب منی پور میں ضرورت نہیں ہو واپس ہونگی۔ صرف ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ گورکھا رجمنٹیں رہینگی۔ چوتھی گورکھا بھی واپس ہوگی پہلے جو روایتیں مسٹر کوئنٹن صاحب کے قتل کے متعلق آچکی ہیں وہ تو معلوم ہوہی گئیں لیکن جو وہاں کے باشندوں کی زبانی حالات معلوم ہوئے وہ حسب ذیل ہیں۔ ۲۴ مارچ کو جب لوگ (مسٹر کوئنٹن اور انکے ساتھی) محل کی چاردیواری میں داخل ہوئے تو کچھ عرصہ صلح و مصالحت کے متعلق بات چیت میں صرف ہونے کے بعد انکو دربار ہال میں بلوایا گیا جہانکہ میگزین ہو۔ تمام محل کی چاردیواری اور دربار ہال بھیڑ سے بھرا ہوا تھا۔ گویا قتل پردہ اول ہی سے تلے ہوئے تھے مگر یہہ نہیں معلوم کہ انکا جوش کمال پر کب اور کسطرح پہنچا صلح کی باتیں محض بےنتیجہ رہیں اور ہمارے افسروں کی جماعت دربار سے رخصت ہوئی۔ سب سے پیچھے گرم ووڈ صاحب تھے سیڑھیوں سے اتر رہے تھے کہ انکی پشت پر برچھی لگی۔ اس صدمہ سے وہ منہ کے بل گرے اور وہاں سے پچاس گز تک گھسیٹ کر جہاں اینٹوں کے دو اژدہا بنے ہوئے ہیں وہاں انکو لیجاکے سر کاٹ ڈالا گیا۔ گویا کہ یہہ باقیماندہ افسروں پر حملہ کرنے کا پہلا اشارہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ سیناپتی نے بھی اپنے قریب کے آدمیوں سے سر کے اشارہ سے کہا کہ قتل ہونے دو اور خود قایم مقام ریاست کے ساتھ دربار سے چلا گیا۔ بعدازاں سمن صاحب و مسٹر کوسنس اور بگل والا دربار کے پاس ہی قتل ہوئے۔ مسٹر کوئنٹن اور کرنل سکین کو اس مقام پر جہاں گرم ووڈ صاحب پہلے قتل ہو چکے تھے کھینچکر لے گئے اور وہاں انکا سر تن سے جدا کیا گیا۔ اس بات کے باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہو کہ انہیں کسی قسم کی اور اذیت دی گئی ہو۔ انکو سپاہیوں کے انبوہ نے غضب کی حالت میں جو اسوجہ سے زیادہ ہوگیا تھا۔ کہ سارے دن لڑائی ہوتے گذرا تھا قتل کر ڈالا۔ گو اور باتیں بھی اس قتل کے متعلق آیندہ کو معلوم ہونگی مگر یہہ روایت سچ معلوم ہوتی ہو۔ جنرل کولیٹ صاحب کے داخل ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد معلوم ہوا کہ مقتولین کے سر ایک چھوٹے سے احاطہ میں جو راجہ کے محل کے دروازہ کے پاس ہو اور جسکے قریب دو اینٹوں کے اژدہا بنے ہوئے ہیں اور جسکو ننگوئی بی کہتے ہیں دفن ہیں۔ مسٹر محل ترجمان فوج نے اس زمین کو کھود کر وہاں سے چار سر نکالے۔ لیکن انکی شناخت دشوار تھی۔ صرف ایک مسٹر کوئنٹن صاحب کا سر اسوجہ سے پہچانا گیا کہ وہ شکاری ٹوپی پہنے ہوئے تھے اور وہ اُس سر کے ساتھ تھی۔ بیان ہو کہ سب لاشیں محل سے آدھے میل کے فاصلہ

ہر ایک خندق میں پھینکدی گئیں - انکی تلاش کی گئی اِن سر ہا کو ۳۰ تاریخ ماہ گذشتہ کو اعزاز کے ساتھ دفنایا گیا :: منی پور میں ایک عدالت تحقیقات مقرر کی گئی ہی تاکہ کل معاملہ کی تحقیقات کرے اور اس کے پریزیڈنٹ کرنل یونس صاحب ہوئے ہیں یہہ روایت کہ سینا پتی نے اپنے محل کو خود پھونک دیا - تازہ خبروں سے معلوم ہوا کہ غلط ہی - بلکہ اسکی اصلیت یوں ہی :: کہ قائم مقام ریاست وسینا پتی وانگاون وسینا اور چیلنگبا داروغہ جیل خانہ سے جب یہہ ارادہ مصمم کیا کہ بھاگ کے جان بچنی مشکل ہی تو انہوں نے خیال کیا کہ مقام چیار و جو منیپور سے چھ منزل جانب شرق ہی پناہ کے لئے مناسب ہی :: تب اُنہوں نے راجہ کے محل اور میگزین کو آگ لگادی تاکہ ہمارے کام نہ آوے :: میگزین کو آگ اسطرح لگائی کہ چار کوہی توپیں اور چھ دیگر توپیں مع گولہ بارود ٹوپی کے میگزین میں رکھکر آگ دی :: راجہ صاحب کے محل کی بھی راکھ ہوگئی :: اور اس کے جلنے کی روشنی دکھائی دی تھی اور کارتوس و گولوں کے پھٹنے کی آواز ہمارے کیمپ میں سنائی دی تھی جسکے متعلق مختلف روائتیں مشہور ہوگئیں تھیں :: چاروں باغی کل دو سو ہمراہی ساتھ لے گئے ہیں :: کل رعایا کے ہتھیار لئے جاوینگے :: ریزیڈنسی کے مکان کے متعلق ایک نامہ نگار نے چشم دید لکھا ہی کہ وہاں صرف چار ستون برامدہ کے باقی ہیں وہاں سے درخت تک بھی کھود کر پھینک دئے گئے ہیں :: یہہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ وہ مکان اس قابل نہ تھا کہ اسمیں اپنی جانکی محافظت توپ و بندوق کے مقابلہ کی جائے ◆ عام

انتخاب اخبار

ایک معتبر سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ ایک ہندو

بیوہ نے دوسری شادی دھوم دھام سے کی - اور پنڈت صاحب جنہوں نے بیوہ کی تکمیل شادی کرائی تھی وہ برادری کے خوف سے گھبرا رہے ہیں - رائے دیجاتی ہی کہ گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہی کیونکہ وہ زمانہ عنقریب آنیوالا ہی - کہ جو لوگ اسوقت شادی بیوگان کے مخالف ہوکر اس کار خیر سے نفرت کرتے ہیں - وہی لوگ اُسکے موافق ہوکر رغبت کرینگے - اسوقت زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہی - کہ اگر "زمانہ با تو نسازد تو بزمانہ بساز" کی پالسی پر چلنے والے پیدا نہ ہونگے - تو بیوہ عورتیں مجبور ہوکر خود ہی اپنے گندھرپ بواہ کر لیا کرینگی - اور سوسائٹی یا برادری میں سے جو انہیں مانع یا اس عمل میں مزاحم ہوگا اُسے سزا دیجائیگی ◆

کانپور گزٹ لکھتا ہی کہ یہہ جو بعض فلاسفروں کا قول ہی کہ عورتوں کا حافظہ بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہوتا ہی - اسمیں کچھ شک نہیں - ہم بھی اس سے اتفاق کرتے ہیں - کیونکہ اس زمانہ میں جو ہندوستان میں شادی کے موقعہ پر ہزارہا رسومات ادا کی جاتی ہیں وہ سب عورتوں ہی کو تمام و کمال حفظ ہوتی ہیں - مرد بڑے نام دو چار جانتے ہیں ◆

بمبئی میں پارسی صاحبان اصل یورپین مذاق کی پیروی کرتے ہیں - حال میں پارسی لڑکیوں کے کھانا پکانیکی نمائش کا جلسہ ہوا - دو سو اسّی لڑکیوں نے اِس امتحان مقابلہ میں حصہ لیا - چھ معزز لیڈیوں کی پنچایت نے امتحان کرکے نمبر دیئے - سب کا کھانا چکھا گیا - اور رائے قلمبند کی گئی اول لڑکی کو سب سے زیادہ انعام ملا - دوسری لڑکیوں کو نمبروار کئی انعام تقسیم کئے گئے ◆

بقول اخبار عام عبدالمجید سلطان روم کے حرم میں صرف پانچ بیبیاں اصلی ہیں - اور تیس حضور پسند جنمیں سے ہر ایک شہزادی کہلانیکی مستحق ہی - اور تین سو لونڈیاں ہیں جنکی حفاظت کے لئے پانچ ہزار ملازم ہیں - ہر سال پرانی لونڈیاں خارج کی جاتی ہیں - اور انکی جگہہ نئی بھرتی ہوتی ہیں - خارج شدہ لونڈیاں ترکی فوجی افسروں اور سول افسروں کو بخش دی جاتی ہیں - اور معقول رقم اُنکے جہیز میں دیجاتی ہی ◆

فیروزپور کے اخبار الصدیق کے نامہ نگار ہیڈ صاحب ستو بلے باندھکر مولوی خوشی محمد صاحب اہلکار ریاست جلال آباد ممدوٹ کے پیچھے پڑے ہیں - اُنکے نزدیک نواب صاحب آنجہانی کی موت کا باعث ہی خوشی محمد صاحب کی بے پروائی ہی جسکی دلیل یہہ بیان کیجاتی ہی - کہ چونکہ مولوی صاحب خود عہدہ طبابت پر ملازم تھے - اور نواب صاحب کے مزاج پر قابو یافتہ تھے - لہٰذا انہوں نے ایام بیماری نواب صاحب میں کسی دوسرے طبیب و ڈاکٹر کو گھسنے نہ دیا اور خود مرض کی تشخیص نہ کر سکے - لہٰذا نواب صاحب مرگئے ◆

راولپنڈی کا تاج الاخبار لکھتا ہی کہ بڑی خوشی کی بات ہی کہ لوکل مشن سکول کے امتحان انٹرنس کا نتیجہ عمدہ رہا ہی - ہمارے پادری صاحبان کا مشن سکول دراصل ایک شریف اور ملنسار ہیڈ ماسٹر صاحب مسٹر ووڈز کے زیر اہتمام بڑی عمدگی سے ترقی کر رہا ہی - راولپنڈی کی تعلیم کا بہت بڑا مدار اسی سکول پر ہی - جہاں ہمارے لوگ تعلیم کی قومی ذمہ واریوں سے ناواقف ہیں ایسا کامیابی والا اسکول بڑا ہی غنیمت ہی - ہم منتظمان سکول اور اُسکے استادوں کی محنت کی داد دیتے ہیں "نورافشاں" بیشک منصف مزاج اشخاص مشن سکولوں کی عمدگیٔ تعلیم کے معترف ہیں لیکن پیسہ اخبار کے نامہ نگار "ہلدد" جیسے اشخاص محض ناسپاس اور دشمن تعلیم اور قوم - یہہ بے ہنگام راگ گانے سے بند نہیں ہوتے کہ "مشن سکولوں کی تعلیم سے اپنے بچوں کو بچاؤ - خواہ وہ جاہل ہی رہجائیں" ◆

دوست ہند ناقل ہی کہ زار روس جیسے سنگدل ناخدا ترس اور متعصب بادشاہ سے یہہ کیونکر اُمید ہوسکتی ہی

کر وہ مسلمانوں کی مذہبی کتابوں کی پامالی جایز نہ رکھیگا۔ یا انکی عبادتگاہوں کے قایم کرنے میں مانع و مزاحم نہ ہوگا۔ اور جو مسلمان مفتی صاحب زار کے پاس حفاظت قرآن و استعانت مساجد کی نامکمل الوقوع خواہشات لیکر گئے ہیں ہمکو انکی مع الخیر واپسی کی دعا مانگنی چاہئے۔ زار روس ہمارے معاملہ مذہبی میں دست اندازی نہ کریں۔ مراخیر تو امید نیست بد مرساں۔

ہمعصر مہذب راوی ہو کہ "عیش عشرت میں اکثر ایسا ہو جاتا ہو جیسا کہ لکھنؤ کے ایک مہین رئیس زادے نے کیا۔ انکے گھٹنے میں مرغ نے ایک ایسی لات رسید کی کہ گھبرا کے کہنے لگے "اُفوہ کس زور سے لات ماری ہو! ٹھہر تو سہی بلاتا ہوں میں اپنے آدمی کو" بلا کیا منی پور میں گورنمنٹ اسکے سوا کچھ اور کر رہی ہو؟ چند بلوائیوں کے لئے وہ سامان ہو رہے ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ رسد۔ سامان جنگ۔ فوجوں اور باربرداری کے جانوروں کا وہ ریلا ہو کہ بیان سے باہر ہو۔

قیصر الاخبار ناقل ہو کہ ہمیں اپنے خاص آدمیوں سے معلوم ہوا کہ شہر کے سٹیشن پر ٹھگ جیب کترے معمول سے زیادہ چالاک ہیں۔ ہمارے چند ملازم جو کہ اپنے وطن کو جاتے تھے بیان کرتے ہیں کہ تین چار آدمیوں نے دھوکہ دیکر انکا ستر اسّی روپیہ لے لیا۔ بیچارے روتے پیٹتے واپس چلے آئے۔ ہمعصر موصوف لکھتا ہو کہ اگر پولیس سے یہہ بھی انتظام نہ ہو سکے تو سخت تعجب کی بات ہو۔

رتلام کا اخبار گیان پترکا لکھتا ہو کہ جبلپور میں ایک عمدہ ماجرا واقع ہوا جس سے قوم مرہٹہ کی ترقی کا اظہار ہوا ہو یعنی مسٹر شریدہر گنیش پراجپی بی اے نے مسٹر راجمچندر بہواجی ساکن پونا کی بیوہ بہن سے شادی کی۔ یہہ شادی مسٹر وشنو فیتھ کے مکان پر ہوئی جنہوں نے خود بھی چند برس گذرے ایک بیوہ کے ساتھ شادی کی تھی شادی کے موقع پر بہت سے مرہٹے اور ولسی جنٹلمین اور اکثر یورپین لیڈی اور جنٹلمین حاضر تھے۔

وہ پٹھان جو جہلم میں بندوق کی ٹوپیاں سرحد پار کو لئے جاتا ہوا گرفتار ہوا تھا۔ اسکے پاس میں سیر ٹوپیاں تھیں جو تعداد میں پچاس ہزار ہوئیں۔ علاوہ ازیں اور بھی بہت سی گلیں تھیں جنمیں کارتوس وغیرہ بھرے جاتے ہیں۔ صرف دو ماہ گذشتہ میں پولیس نے ایک لاکھ بندوق کی ٹوپیاں گرفتار کی ہیں جو سرحد پار کو جاتی تھیں۔ بارود وغیرہ تو وہ لوگ خود تیار کر لیتے ہیں مگر ٹوپیاں اب بھی یہاں سے لے جائی جاتی ہیں۔ تعجب کی بات یہہ ہو کہ یہہ پتہ نہیں لگا کہ یہہ ٹوپیاں خریدی کہاں سے گئیں۔ ممکن ہو کہ وہ لوگ شمسل اور پوٹاش اور گندھک سے ٹوپیوں کا کام لینے لگیں اس لئے اسکا بھی خیال رہے۔

ٹڈی دل کی یورش عظیم جیسی امسال جابجا سُننے میں آئی کبھی نہ سُنی تھی۔ پشاور۔ و خوشحالگڈھ۔ و جہلم۔ اور گجرانوالہ سے خبر آئی ہو کہ وہاں ٹڈیوں کی یہہ کثرت ہو کہ ریل کی سڑک بالکل ڈھک گئی ہو۔ انجن چل نہیں سکتا۔ پہیوں سے کچل کچل کر تمام سڑک چکنی ہو گئی ہو جسپر پہیہ گردش کرتا ہو مگر آگے کو نہیں بڑھتا۔ باوجود ریت وغیرہ ڈالنے کے بھی کچھ نہیں ہو سکتا۔ اسوجہ سے ڈاک وغیرہ میں سخت نقصان ہوتا ہو ڈرایور ٹرین کو دو مرتبہ آدھی آدھی کرکے لیجاتے ہیں۔ بقول عام اس سے یہہ ثابت ہوتا ہو کہ جب کوئی جان دینے پر آمادہ ہو جاتا ہو تو چاہے کیسا ہی زبردست دشمن ہو آخر مجبور ہو جاتا ہو۔ اتفاق اور آمادگی کامیابی کی نشانیاں ہیں۔ انجن کا تو یہہ حال ہو۔ لیکن پیدل آدمی تو بالکل نہیں چل سکتے گھوڑے کا سوار بدقت چل سکتا ہو۔ چونکہ تمام احاطہ میں ٹڈیاں بھری ہوئی ہیں اسلئے وہاں کا بورڈ سکول بند ہو۔ یہہ ٹڈی دل نارتھ ویسٹرن ریلوے کی برابر لاہور کی جانب آرہا ہو۔

مدراس کا اخبار پروگرس لکھتا ہو کہ پروشیا کے شاہی خاندان کے بچوں کو یردن کے پانی سے بپتسما دیا جاتا ہو ڈاکٹر وریانڈر صاحب چاپلین جنہوں نے تھوڑا عرصہ گذرے پرنس جوالکین کو بپتسما دیا۔ بیان کرتے ہیں کہ شاہی خاندان کے بچوں کو ہمیشہ دریائے یردن کے پانی سے جو کہ ایک قلعہ میں محفوظ رکھا جاتا ہو۔ بپتسما دیا جاتا ہو۔ (نور افشاں) یہہ صرف ایک خیال ہو۔ گناہوں سے پاک کرنے اور نجات بخشنے کے لئے نہ یردن کا پانی اور نہ کسی خاص چشمہ کا فرود ہو لیکن صرف خدا کے بےعیب برہ یسوع مسیح کا لہو اور روح القدس کی برکت کافی ہو۔

اخبار وررلڈ لکھتا ہو کہ ہرچند یہہ معاملہ ہنوز اخبارات میں شایع نہیں ہوا۔ لیکن دو نوجوان افسر ایران میں غائب ہو گئے ہیں۔ ایک کپتان ایڈسٹڈ برٹن اور دوسرے کپتان واہن ہیں۔ کپتان برٹن جنرل برٹن کے بیٹے ہیں۔ کپتان برٹن اور کپتان واہن نے ایک سال کی رخصت لی۔ اور ہندوستان سے شروع موسم سرما میں اس ارادے سے روانہ ہوئے تھے کہ روسی سرحد تک جدید راستے سے حصہ ایران ہو کر تحقیق کریں کہ جہاں کے حالات ابتک معلوم نہیں ہیں۔ ہرچند انگلستان میں پہنچنے کا وقت مارچ تھا۔ لیکن ابھی تک کچھ حال نہیں سُنا۔

لاہور مسٹر میریڈیتھ اور لیڈی پلوڈن صاحب جج چیف کورٹ پنجاب منگل کی شام کو روانہ انگلستان ہوئے جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے منگل کے دن انجمن کالج لاہور کے طلبا کو انعام تقسیم فرمایا۔ اور طلبا سے مخاطب ہو کے فرمایا کہ حسن اخلاق اور چال چلن کا اچھا ہونا اور محنتی بننا ضروری ہو۔ اور انکو جو کالج چھوڑنے پر اعلیٰ درجہ کی جدّی وراثتوں پر قابض ہونگے یاد دلایا کہ دوسروں پر حکومت کرنے کے واسطے ضرور ہو کہ حکمران پہلے فرمانبرداری کا عادی ہو۔ صاحب ممدوح نے طلبا اور گورنر صاحب کو سالانہ عمدہ نتائج اور طلبا کے عمدہ چال چلن پر مبارکبادی دی۔ یہہ جلسہ انعام اُس بڑے ہال میں منعقد ہوا تھا جو کبھی

عمارت حال میں تکمیل کو پہنچی ہی ۔: ابتدا سے انتہا تک کالج پر ۱½ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہی جسمیں سے ....۲۰۰۰ روپیہ صوبہ پنجاب میں سے چندہ ہوا اور باقی گورنمنٹ کا عطیہ ہی ۔ صوبہ بھر میں اعلیٰ درجہ کا بورڈنگ ہوس ہی ۔ اور سررشتہ تعلیم کی عمارتوں سے اوّل درجہ کی عمارت ہی + دہلی پنچ

دہلی پنچ کے نامہ نگار سید غلام حسین مدرس اول معقولات مدرسہ اسلامیہ لکھنؤ نے ایک معقول مضمون بعنوان (تعلیم سے ہماری بدتری اور بربادی ہو رہی ہی) گورنمنٹ اور ملک کے تعلیم یافتوں کی توجہ حصول صنعت و حرفت کے بارہ میں لکھا ہی جسمیں وہ لکھتے ہیں کہ میں آپ کو دکھا سکتا ہوں کہ ریلوے قلی انٹرنس پاس ہیں ۔: اور اخبار میں چھپا ہی کہ مدراس کے ایک بی اے پاس نے پرچونی کی دوکان کھولی ہی ۔: ایم اے پاس شدہ بنگالی کو دس روپیہ ماہوار کی ماسٹری پر خود میں نے دیکھا ہی ۔ اور آپ کے ہموطن معزز ڈپٹی سید آل نبی صاحب کو اسکا گواہ دیتا ہوں جنکا وہ بنگالی کاندلا ضلع مظفر نگر میں نوکر رہا ہی ۔ بیشک بقول دہلی پنچ کیا عمدہ بات ہو کہ تعلیمی نتیجہ کے تازیانے کہا کر اب بھی لوگ کچھ ہی مردِ صنعت و حرفت کا خیال کر کے کمر ہمت باندھیں +

لکھنؤ میں ڈاکہ کی افواہیں بطرح پھیل رہی ہیں ۔ یہہ خبریں اس زور شور سے مشہور ہوتی ہیں کہ بہت سے لوگ یقین بھی کر لیتے ہیں ۔ ایسی خبروں کے باعث کچھ عرصہ تک خوب ہل چل رہی ۔ خاص لکھنؤ کا اخبار لکھتا ہی کہ چاہے یہہ خبریں کیسی ہی بے اصل ہوں مگر افلاس اور غربت نے اہل شہر کو ایسا تباہ کر دیا ہی کہ چوریوں کی کثرت ہو گئی ۔ ڈاکہ زنیوں تک کی نوبت آگئی ہی ۔: چوریوں وغیرہ کی کثرت سے اب ایسا خوف دلوں پر ہو گیا ہی کہ جدھر دیکھئے اسی کا تذکرہ ہی ۔ اچھے دوکاندار لوگ جہاں دس بجے شب تک دوکان بند کرتے تھے اب وہ دوکان شام ہی سے بند کر دیتے ہیں ۔ عام طور پر گرانی خوف پیدا کر رہی ہی ۔ دوسری طرف دو دون سے ابر رہتا ہی جو اور بھی لوگوں کو خوف دلاتا ہی ۔ کہیں اسوقت ایک بارانی ہو گیا تو غضب ہو جائیگا +

اخبار عام لکھتا ہی کہ ہمکو ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہی کہ صاحب انسپکٹر جنرل پولیس نے سفارش کی ہی کہ وہ لوگ جو بلوہ بنارس میں گرفتار کئے گئے ہیں وہ سب رہا کر دیئے جائیں ۔ صرف چند لوگوں کو بطور عبرت سزا دیجائے اور بدمعاشوں میں جو سزایاب ہیں اُنسے ضمانت لی جاوے یہہ رائے دانشمندانہ ہی ۔ کیونکہ گورنمنٹ اسپر لحاظ کر کے موجودہ شورش اور ناراضی کو کم کریگی ۔: شوالہ کی نسبت جو فیصلہ ہوا ہی وہ ابھی قابل اطمینان نہیں ہی ۔ کیونکہ میونسپلٹی نے قرار دیا ہی کہ شوالہ کے گرد کے مکانات گرا دیئے جائیں اور ایک چھوٹا سا شہر بنا دیا جائے ۔ بالکل اپنی جگہہ سے نہ ہٹایا جائے اور اسطرح سے کوئی دوسرا موقع عام ناراضی کا نہ دیا جاوے +

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے اعلیٰ حکام میں اُس مقدمہ ہرجانہ پانچ لاکھ کی بابت بڑی کھل بلی مچی ہوئی ہی جو ایک لیڈی ڈاکٹر صاحبہ مس آرمسٹرانگ نے ریلوے مذکور پر اپنے واسطے دایر کر رکھا ہی کہ وہ لالہ موسا میں گاڑی سے اُترنے لگیں کہ ریل چل پڑی اور اُنکی ران میں چوٹ آئی ۔ اُس چوٹ کا عوضانہ پانچ لاکھ روپیہ قایم کر کے عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کی گئی ہی ۔: عام رائے لیڈی صاحبہ کے حق میں معلوم ہوتی ہی ۔: حکام ریلوے جواب دعویٰ کے لئے اُس تاریخ کی کتابوں کو دیکھتے ہیں کہ کون کون صاحب اُس ٹرین میں اول یا دوم درجے کے مسافر تھے شاید اُنکو طلب کیا جائے اور اُنسے دریافت کیا جائے کہ آیا ٹرین لالہ موسا سے قبل از وقت چل تھی یا کہ محض مس صاحبہ کی غفلت تھی کہ انہوں نے چوٹ کھائی ۔ بہر حال مقدمہ دلچسپ ہی ۔ خلقت مس صاحبہ کی اُستادی پر آفرین کرتی ہی اور کہتی ہی کہ ایسے ہی چند مقدمات دایر ہونے واجب ہیں کہ ملازمان ریلوے کی زبردستی اور بدزبانی کا انسداد ہو ۔ اس سے پہلے بمبئی میں حال ہی سُن چکے ہیں کہ مسٹر ہارلینڈ صاحب نے ریلوے پر ہرجانہ کی نالش کر کے ساٹھ ہزار روپیہ اینٹھ لیا ہی +

ہمعصر مخبر صادق رقمطراز ہی کہ برہمنوں نے پہلے جو بات مشہور کر رکھی تھی کہ گنگا کی عمر ابکے میلہ کنبہ پر ختم ہو جائیگی اب انہوں نے اسکی تردید کی ہی کیونکہ گنگا کی عمر ختم ہونے پر انکی روزی کا خاتمہ نظر آتا تھا ۔ لہذا اپنے قول مشہور کی انہیں تردید کرنی مناسب معلوم ہوئی ۔ اور کہتے ہیں کہ گنگا کی عمر کبھی ختم نہیں ہو گی ۔ بلکہ اُسکی زندگی ہمیشہ قایم رہیگی ۔: (نور افشاں) گنگا کا خاتمہ کر دینا یا قایم رکھنا برہمنوں ہی کے اختیار میں ہی +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

امریکہ کی عورتوں نے عزم بالجزم کیا ہی کہ اپنے شوہروں سے مینوشی قطعی چھوڑا دیں ۔ اسپر دہلی پنچ لکھتا ہی کہ امریکہ کی عورتیں بھی بہ نسبت ہندوستان کے مردوں کے اچھی ہیں ۔ یہاں تو مرد اپنی عورتوں کو خود شراب پلانے میں شریک کرتے ہیں +

گورنمنٹ امریکہ اپنی فوج کے لئے بے دود کا بارود بکثرت بنوانے لگی ہی ۔ یہہ بارود ملکی و بحری دونوں فوجوں کے لئے منظور ہوا ۔ پہلا بارود موقوف کیا گیا +

حضور قیصر ہند جو فی الحال بطور سیاحت مقام گراسی واقع ملک فرانس کے ایک ہوٹل میں فروکش ہیں اس ہوٹل کا کرایہ ڈیڑھ ہزار روپیہ روزانہ ادا کیا جاتا ہی +

آسٹریلیا میں بھی انگریزی حکومت کے واسطے انگلینڈ سے ایک گورنر جنرل مقرر کر کے بھیجا جائیگا ۔ غالباً سب سے پہلے گورنر جنرل مارکوئیس آف لورن ہونگے +

فرانس میں ۲۸ ہزار مدے ایسے ہیں جنمیں باغ لگا

سکھایا جاتا ہے۔ کیا ہندوستان کے لوگ بھی کبھی ایسے مدارس کی ضرورت جانکے قایم کرنے کی کوشش کرینگے +

جرمن میں کوہ ملاڑی کی چوٹی پر ایک فولادی برج بنا شروع ہوا ہے جو ۶۰ فیٹ بلند ہوگا۔ اور چوٹی ۱۲۰ فیٹ مربع ہوگی +

فرانس کے مقام فونیٹر میں مزدوروں نے مفسدانہ جلسہ کیا سرغنے پکڑے گئے۔ مفسدوں نے حملہ کرکے چھڑا لئے فوج نے گولی برسائی ۱۷۔ آدمی قتل اور کئی مفسد قید کئے گئے +

منی پور میں عام اشتہار دیکر سب سے ہتھیار چھین رہے ہیں۔ مہاراجہ اور سیناپتی کا کچھ پتہ نہ لگا۔ گرفتاری کی کوشش کیجائیگی +

منی پور و سلچر کے درمیان سررشتہ ڈاک پھر جاری کردیا گیا +

معاملات منی پور کی نسبت پارلیمنٹ میں عجیب سوالات وجوابات ہوئے بہرحال اس بارہ میں تمام کاغذات گورنمنٹ ہند سے طلب کئے گئے ہیں +

مہاراجہ صاحب ہلکر کی لڑکی کی شادی کی یادگار اور خوشی میں ایک علمی و صنعتی کالج بنایا جانا منظور ہوا جسکے پرنسپل ایک یورپین ہونگے +

جودھپور میں ایک پوکرنہ برہمن کے لڑکے کو جسنے بطمع زیور اپنی ایک ہم قوم لڑکی کو مار ڈالا تھا پھانسی دیگئی اس ریاست میں یہہ پہلی پھانسی پوکرنہ برہمن کو ہوئی ہے +

ریوان کی خبر ہے کہ یہاں کنوؤں کا پانی خراب ہوچلا ہے۔ اکثر کنوؤں میں کیڑوں کی کثرت ہے۔ مہاراجہ ریواں کو عنقریب اختیار ملنے والا ہے۔ رام نگر میں ہیضہ کا زور ہے +

جبسطرح اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے سید کنبہ پر مسافروں کیواسطے مال گاڑیاں استعمال کیں۔ جی آئی پی ریلوے نے مسافر گاڑیاں مال کے واسطے استعمال کرنی شروع کردیں۔ یہہ معکوس انتظام ہے +

بمبئی میں مسمی عبدالرحمن کو بجرم اپنی بیوی کی ناک کاٹنے کے دو برس قید کی سزا دیگئی۔ مجرم نے اپنے جرم کا اقبال کیا تھا +

۱۵۔ مئی سنہ رواں سے دہلی پنچ لاہور کا نیا نام رفادار ہند ہوگا۔ فی الحقیقت اخبار مذکور اسم بامسمی ہے اور امید ہے کہ اپنے نام کے لایق کام کریگا +

سیالکوٹ میں ایک عرضی نویس کو جھوٹی گواہی دینے کی علت میں دو سال قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا دیگئی +

گذشتہ شنبہ کے دن شملہ میں ایک غمناک حادثہ ہوا مسٹر واٹسن ایک نوجوان یورپین پیڈی انڈیل میں ملازمت کرتے ہوئے گھوڑے سے گرکے جان بحق ہوئی +

مدورا کے سٹیشن پہ ایک مسافر کا اسباب جاتا رہا۔ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ریشہ کیا گیا۔ خانہ تلاشی ہوئی مگر کچھ نہ نکلا۔ اب سٹیشن ماسٹر نے ریلوے پولیس پر دعوی کیا ہے +

ہمیرپور اور باندہ سے بہت سی واردات ڈاکہ زنی کی خبریں آئی ہیں۔ اور باندہ کی حفاظت کے لئے زاید پولیس منگوائی گئی ہے +

جھانسی کے پنڈت روایت حسین بجرم جعل و دروغ حلفی ماخوذ کئے گئے ہیں۔ سچ ہے جبتک انسان کا دل تبدیل نہ ہو ہیڈ۔ ری یا بیرسٹری کوئی کام اسکو نیک نہیں بنا سکتا +

منصور نگر کے ہرکارہ ڈاک جگل کشور کو تین ماہ قید مع جرمانہ سنگین اس لئے ہوئی کہ اُسنے ایک منی آرڈر قیمتی ۳۶۔ روپیہ کا خود اڑا لیا +

مفسدان بنارس میں سے ایک سو پچاس آدمی اس لئے رہا کردئے گئے کہ انکے خلاف کوئی الزام ثابت نہیں ہوا۔ بابو گوبردھن داس اور گوپالداس دو ساہوکار فساد مندر میں ترغیب دینے کی علت میں ماخوذ ہیں +

سیول لکھتا ہے کہ احتمال ہے کہ منی پور کے مقتولوں کی تنفا کو گئے اور ناگا لوگوں کے ہاتھ سے آئی ہو اور انہوں نے ہی انکی لاشوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا ہو +

سرحد میران زئی کی فوج دشمنوں کے دیہات جلارہی ہے مفسد قومیں لڑائی کرتی ہیں تاب مقابلہ نہیں ہے۔ مفسدوں نے فوجی ڈاک لوٹ لی +

سکھر چرچ مشن کے پادری قاسم خان غیاء صاحب نے تاریخ ۸۔ اپریل خانپور میں ہوٹل کے منیجر کو اور ایک محمدی عورت کو بپتسمہ دیا۔ جیکب آباد میں بھی دو شخصوں کو انہوں نے بپتسمہ دیا +

پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایف اے میں ۹۱ طلبا پاس ہوئے۔ بی اے میں ۳۹۔ بی او ایل میں ۲۔ ایم اے میں ۳۔ ایف اے اورنٹیل میں ۶ پاس ہوئے +

کلکتہ میں چینیوں کے مقدمہ میں جو ملزم رہا کئے گئے اسکا عدالتی خرچہ ایک لاکھ روپیہ ہوا۔ اب مدعی کا ارادہ ہے کہ رہا شدہ ملزموں پر دیوانی میں ہرجہ دلاپانے کی نالش کرے +

افسوس کے ساتھ سنا گیا کہ لاہور کا مشہور اخبار کوہ نور جو ہفتہ میں تین بار شایع ہوا کرتا تھا ہفتہ وار ہوگیا۔ یہہ پنجاب میں ایک پرانا اخبار تھا +

کلکتہ۔ ۵ مئی بروز چہار شنبہ ڈھاکہ سے پانچ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ منی پور کے حملہ کے خرچ کے واسطے بھیجا گیا۔ ۵۰۰ قلی بھی ڈھاکہ سے منی پور بھیجے گئے تھے۔ پولیس کو قلیوں کے فراہم کرنے میں سخت دقت پیش آئی +

تمّلہ ۵ مئی ٹھبو کی طرف سے ایک منی پوری گرفتار ہوا ہے۔ یہاں کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہہ ہی شخص حقیقت میں مسٹر گرمنٹ کا قاتل ہے تین گولیاں لگنے سے یہہ آدمی سخت زخمی ہوگیا تھا +

لونیچی ملک بنگال میں ایک اٹھارہ سالہ عورت نے اپنے خاوند کے مرنے کے بعد اپنے کپڑوں میں آگ

لگائی اور جل کر مرگئی - لوگ کہتے ہیں کہ وہ ستی ہوگئی ۔

ریاست منی پور ملحق نہ ہوگی - لیکن انتظام مطابق رائے گورنمنٹ ہوگا - اصل مہاراجہ یا اُسکا کمسن بیٹا مالک ہوگا ریزیڈنٹ حکومت کرینگے ۔

مدراس کی عدالت میں دو شخصوں پر اس لئے جرمانہ کیا گیا ہے کہ وہ بازار میں آپس میں فحش گالیاں بکتے تھے - پولیس نے انکو گرفتار کرکے مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا - وہاں سزا ہوگئی ۔

اضلاع حیدرآباد میں وبا کی شدت سنی جاتی ہے نرج نگر وغیرہ میں اس مرض سے بکثرت اموات ہوئی ہیں - نیز دیگر اضلاع میں اس مرض کی کثرت ظاہر ہوئی ہے ۔

جاپان میں سپاہی سے لیکر ملک التجار تک سب کو اخبار خوانی کا شوق ہے - دیکھئے ہندوستان کے لوگوں کو کس زمانہ میں اخبار کی قدر ہوگی - یہاں کے لوگ تو عموماً اخباروں کی باتوں کو زٹل گپ خیال کرتے ہیں ۔

امیر کابل نے سخت حکم دے رکھا ہے کہ انکی کوئی خبر نہ نکلنے پاوے - حال ہی میں چند افسران اسکے اشتباہ میں بعزتی سے برطرف کئے گئے - نہ صرف ہندوستان کی بلکہ روس کیطرف بھی خبریں بھیجنا جرم سنگین ہے ۔

عاق شدہ ولیعہد ریاست فرید کوٹ پٹیالہ میں مقیم ہیں مہاراجہ صاحب نے بلحاظ راہ رسم انکو رہنے کے لئے ایک محل دیدیا ہے - باپ بیٹوں میں صلح کرادیجائے تو بہتر ہے ۔

گورنمنٹ انتظام کرنا چاہتی ہے کہ جن ریاستوں میں اپنے اپنے سکے جاری ہیں وہ سب انکو انگریزی سکوں کے برابر کریں - تاکہ کسیچنج وغیرہ کی دقتیں رفع ہوں

گذشتہ امتحان کلکتہ یونیورسٹی میں چار بنگالی عورتوں نے انٹرنس پاس کیا - چار نے ایف اے پاس کیا - اور ایک نے بی اے پاس کیا - بنگالن ذہین ہوتی ہیں ۔

مہاراجہ کپورتھلہ کی روشنضمیری کا یہ ایک صریح اظہار ہے کہ انہوں نے اہلکاران ریاست کی تنخواہوں میں معقول ترقیاں فرمائی ہیں " قدر جان خود را بیفزائے قدر " پر عمل کیا ہے ۔

مہر نیمروز لکھتا ہے کہ رانگڈ مہ کے سیٹھوں رادھاکشنا اور مرلیدھر نے میلہ ہردوار پر پانچ لاکھ روپیہ خیرات کیا - انکو خیرات کا اجر دنیا میں ہی مل گیا کہ اخباروں میں تعریف چھپ گئی اور بس ۔

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب اور عملہ ۵ مئی کو لاہور سے شملہ کو رخصت فرما ہونگے ۔

لاہور میں چند دیسیوں نے ملکر ایک کمپنی قایم کی ہے اسکا مدعا یہہ ہے کہ غلہ خرید کرکے بازار کی نسبت سستا فروخت کرے - بات تو عمدہ ہے ۔

سر آلیور سینٹ جان گذشتہ جمعہ کے روز لنڈن میں آپہنچے ۔

تار کی خبریں

پیرس - ۵ مئی - آج شام کو ایم ربٹ وزیر معاملات خارجیہ نے چیمبر میں بیان کیا کہ چلی نے برازیل - فرانس اور اضلاع متحدہ کی رائے طلب کی ہیں اور انہوں نے ملک مذکور میں امن قایم رکھنے کے واسطے اپنی عمدہ خدمات پیش کی ہیں ۔

شملہ - ۵ مئی - ایک تار مرسلہ جنرل گریہم سے معلوم ہوا ہے کہ ایک برہمی مجسٹریٹ نے میا منز ہنو کو جسکی نسبت یہہ خیال کیا گیا تھا کہ وہ پلیل کی لڑائی میں جو ۲۵ تاریخ کو واقع ہوئی ماراگیا ہے گرفتار کیا ہے - یہہ شخص ایک موضع میں جو مخوبل سے پندرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے چھپا ہوا تھا - مجسٹریٹ کو اسکی خبر مل گئی - وہ فوراً اپنے برہمی ہیروؤں کو ہمراہ لیکر اس طرف گیا اور اسکو گرفتار کرکے مخوبل میں لے آیا - تمام گاؤں والے بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے دراصل مسٹر کوئش کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے جان سے ماردیا تھا ۔

بمبئی - ۵ مئی - دو پارسی لڑکیاں جو گھنٹہ گھر کے منار سے گرکر مرگئی تھیں انکے بارہ میں آج پھر یونیورسٹی کی لائبریری میں تفتیش شروع ہوئی - لائبریری میں لوگوں کا بڑا ہجوم تھا انہیں سے ایک کی والدہ نے بیان کیا کہ جب میں نے انکو گھر سے جاتے ہوئے دیکھا تھا تو انکا لباس بالکل درست تھا مگر جب بستر مرگ پر انکو دیکھا گیا تو دونوں کا لباس پھٹا ہوا تھا - اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زور سے ادھر ادھر کھینچا گیا ہے دونوں کی صحت عمدہ تھی ۔

ایک ہندو نے بیان کیا کہ میں نے انکو گھنٹہ گھر کیطرف جاتے ہوئے دیکھا تھا اور انکے پیچھے پیچھے ایک نوجوان پارسی جارہا تھا جو ان خوبصورت لڑکیوں کی نسبت کچھ کہتا جاتا تھا - اس سے پوچھا گیا تم اس نوجوان کو پہچان سکتے ہو؟ - اسنے کہا "ہاں" اور ایک نوجوان کیطرف اشارہ کیا جو اسی کمرہ میں تھا - اور جسکو پولیس نے گرفتار کیا تھا - اسکے بعد تحقیقات ملتوی رکھی گئی ۔

مدراس - ۴ مئی - جمعہ کی رات کو سوتھ انڈین ریلوے پانڈی چری برانچ پر تصادم واقعہ ہوا - ایک میل ٹرین ایک خالی ٹرین سے ٹکرا گئی - ۵ گاڑیاں سڑک سے اتر گئیں - اور لائین بالکل بند ہوگئی کسی کو چوٹ نہیں آئی - مگر مسافروں مال واسباب کے کاروبار میں بہت ہرج ہوا ۔

مدراس - آگبوٹ "کلیں لامنٹ" مدراس سے روانہ ہوکر بتی کلوسے ۱۰ میل جانب شمال ایک چٹان سے ٹکرایا - مگر کسی جان کا نقصان نہیں ہوا ۔

اطلاع - بعض ناظرین نورافشاں ہم سے اخبار گیان پترکا کی نسبت جو ماہ گذشتہ سے ریاست رتلام سنٹرل انڈیا کینیڈین مشن کی اوبوعزمی سے انگریزی و اردو اور ہندی میں نیا جاری ہوا ہے اسکا مفصل ایڈریس دریافت کرتے ہیں لہذا انہیں مطلع کیا جاتا ہے کہ مندرجہ بالا پتہ پر خط و کتابت کرنا کافی ہے ۔ ایڈیٹر

شعر و سخن

آسمانی مکان

ہو قربت میں تیری ہمارا مکاں — جسے ہم ہیں کہتے یہاں آسماں
ہمیں پہنچ اُس جا نہ ہوویگا کچھ — دکھ اور غم کا واں کچھ نہ ہوگا نشاں
نہ شیون نہ حرماں نہ خوف و خطر — نہ نالہ نہ غم اور نہ آہ و فغاں نہ
نہ دکھ میں پڑے سانس جہاں کی طرح — وہاں کوئی خورد اور نہ کوئی کلاں
ہوں نغمہ سرائی میں مسرور سب — حضوری میں عیسیٰ کے ہر دم وہاں
وہ پونچھیگا آنسو ہمارے ضرور — رلائے ہمیں جتنا چاہے جہاں
خداوند آرام دے گا ہمیں — نہیں جسکا دُنیا میں مطلق نشاں
حضوری میں اُسکے رہینگے سدا — بچاتا ہو جنسے ہمیں بے گماں۔
فرشتوں کی مانند یا ندار۔ — کریں حمد اُسکی جو ہو غیب داں
وہی رو برو اپنے دیکھینگے ہم — مگر رسا ہیں دیکھتے جسکو یہاں
اس میں تیرے ڈال سکتا نہیں — خلل اُس جگہ کوئی اے رنج جاں
مجھے خار رو ترا آرزو نہ — نہ صیاد آنجا نہ دست خزاں

ابد تک ہو آرام اُنجا دھفیر
کلام مقدس سے ہو یہ عیاں

غزل

مسیحا کی ہر دم مجھے جستجو ہو
یہی ذکر ہو اور یہی گفتگو ہو
کری جان قربان امت کے اوپر
کیا سرخرو سبکو ایسا وہ ہو
ہوا جسم نوری سے اُس کی ہویدا
ملی حق کی صورت سے ہو بہو ہو
بسا ہو میرے دل میں جب سے وہ آکر
شبیہ مقدس میرے روبرو ہو

✲ من تصنیف محمد علی صاحب متخلص زہیر۔ از بیاس ✲

چمن میں ہزار ہم نے جا جا کے دیکھا
کسی گل میں پائی نہ اسکی سی بو ہو
گناہوں کو بخشے گا تو ہی مسیحا
یہی تیری عادت یہی تیری خو ہو
ملایک کو کیا بلکہ ہر اک بشر کو
جسے دیکھا اسکو تیری جستجو ہو
میرا سر رہے تیرے قدموں میں دایم
یہی دل میں ارماں یہی آرزو ہو
نہ خالی کوئی جا تیری نور سے ہو
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہو
عقیدہ دل و جاں سے اپنا یہی ہو
کہ اول بھی تو تھا اور آخر بھی تو ہو
چلو شوریا یہاں سے مسیحا کے در پر
کہ اسمیں تمہاری بڑی آبرو ہو نہ

لودیانہ

ہفتہ حال میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے ایک اور اشتہار شایع ہوا ہو جسمیں لکھا ہو کہ بعض مولوی صاحبان اکثر اوقات ممبر پر کھڑے ہو کر جو آواز بلند کہتے ہیں کہ مثیل مسیح ہونیکا مدعی ہم سے بحث کرے ہم بحث کیلئے تیار ہیں۔ پس مولوی عبد العزیز صاحب مشتہر سے بحث کرنے کے اول مستحق ہیں۔ لیکن اگر وہ بحث نہ کریں تو چند دیگر مولوی صاحبان کے نام بتلائے ہیں۔ بحث کے لئے چند شرائط بھی لکھی گئی ہیں مگر معلوم نہیں کہ فریق ثانی اس اشتہار پر کچھ متوجہ ہو کر قادیانی صاحب کے مثیل مسیح ہونے کے دعویٰ کی نسبت بحث کرنا منظور کرتا ہو یا نہیں ✲

یہہ بھی سنا گیا کہ قادیانی صاحب کے مثل مسیح ہونے کے چند محمدی لوگ لودیانہ میں معتقد بھی ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ایک خواندہ محمدی شخص نے عند التذکرہ جب ہم سے اُنکے اشتہار کا بیان کیا تو یہہ بھی ظاہر کیا کہ وہ اُنکے مثیل مسیح ہونے کے دعویٰ کو سچ سمجھتا ہو۔ جب اسکو کہا گیا کہ مسیح بے مثل ہو۔ اور بنی آدم میں کوئی اُسکا مثل یا ثانی نہیں اور نہ ہو سکتا ہو۔ تو جواب دیا کہ یہہ عیسائیوں کا عقیدہ ہوگا۔ محمدیوں کا عقیدہ نہیں کہ مسیح بے مثل ہو ✲

ہم یہہ مضمون لکھ رہے تھے کہ ایک اشتہار بجواب دعویٰ قادیانی صاحب مولوی محمد و مولوی عبد اللہ و مولوی عبد العزیز لودیانوی کیطرف سے مطبع حقانی کا چھپا ہوا ہمارے پاس پہنچا جسمیں مشتہرین نے قادیانی کے ساتھ بحث کو اس شرط پر منظور کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہو کہ قادیانی صاحب اول سرکار سے اجازت حاصل کریں۔ کیونکہ حکام شہر ہذا نے چند سال سے یہہ حکم نافذ کر رکھا ہو کہ کوئی اجنبی شخص اس شہر میں اگر بلا اجازت سرکار کوئی مذہبی جلسہ منعقد نہ کرے ورنہ سرکاری مجرم قرار دیا جائیگا اور بعد اجازت حاصل کرنے کے مکان شہزادہ نادر صاحب یا خواجہ احسن شاہ صاحب یا کسی اور رئیس کے مکان کو واسطے گفتگو کے مقرر کرکے وہ اور صاحب مکان تحریری طور پر اطلاع دیں۔ اگر یہہ منظور نہ ہو تو قادیانی صاحب مشتہرین کے ساتھ بلا خرچ مکہ کو یا سلطان روم کی خدمت میں چلے اور وہاں فیصلہ ہو جائے۔ آخر میں خلاصہ اشتہار میں لکھا ہو کہ یہہ شخص (یعنی مرزا غلام احمد) کافر۔ مرتد۔ اور دایرہ اسلام سے خارج ہو۔ اور جو اسپر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ اور اُنکے نکاح باقی نہیں رہے جو چاہے اُنکی عورتوں سے نکاح کرے ✲

نرخ غلہ بحالت سابقہ پہنچ جانے پر کمیٹی کی دوکان غلہ برخاست کر دی گئی حق تو یہہ ہو کہ اس دوکان کی بروقت تقرری نے بڑا مورچہ مارا۔ غلہ فروشوں کو نیچا دکھلا دیا اور غریب رعایا کی حمایت و مدد کی۔ اس کار خیر کے لئے سردار دیوندر سنگھ صاحب